سوال

کیا عاقلہ بالغہ لڑکی کی پسند کی جگہ شادی کرنے کی بجائے اسکی مرضی کے بغیر کسی دوسری جگہ زبردستی شادی کردینا اسلام میں جائز ہے؟ کیا ایسا نکاح منعقد ہوگا؟ جب ولی نے لڑکی سے پوچھنا گوارہ ہی نہیں کیا اور زبردستی سائن کروالیے ہوں مار پیٹ کر۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورت اگر کسی مرد کے ساتھ شادی میں رغبت نہیں رکھتی، اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی، تو اس کے ولی کے لیے اسے اس شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرنا حرام ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا:

لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ (صحيح البخاري: كِتَابُ الحِيَلِ: 6968)

کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ نے فرمایا:

وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا (صحیح مسلم، کتاب النکاح: 1421)

اور کنواری سے اس کا والد اس کے (نکاح کے) بارے میں اجازت لے گا، اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔

لڑکی کے ناپسند کرنے کے باوجود اس کی شادی کردینا شریعت اور عقل دونوں کے خلاف ہے، کیونکہ خاوند اور بیوی کا رشتہ باہمی محبت و الفت کا رشتہ ہوتا ہے۔ اگر بیوی اپنے خاوند سے نفرت رکھتی ہو، اسے ناپسند کرتی ہو تو ان دونوں کے درمیان کونسی محبت اور الفت پیدا ہوگی؟!

اگر کسی لڑکی کو مجبور کرکے، زبردستی اس سے سائن کروالیے گئے ہوں تو یہ نکاح عورت کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ اگر عورت اجازت دے دے اور راضی ہوجائے، تو یہ نکاح صحیح ہے، اگر اجازت نہیں دیتی، تو یہ نکاح باطل ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح: 1875) (صحیح)

ایک کنواری لڑکی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کردیا ہے جب کہ وہ (اس رشتے سے) ناخوش ہے۔ نبی ﷺ نے اسے (نکاح قائم رکھنے یا نہ رکھنے کا) اختیار دے دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک نوجوان لڑکی ان کے پاس آئی اور کہا : میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا ہے تاکہ میری وجہ سے اس کا مرتبہ اونچا کرے ۔ جبکہ میں اسے پسند نہیں کرتی ۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا : تو نبی ﷺ کے تشریف لانے تک بیٹھ جا ۔اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے تو اس نے پوری بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی ۔ آپ نے اس کے والد کو بلایا اور نکاح کا اختیار اس لڑکی کے سپرد کر دیا ۔ وہ لڑکی کہنے لگی : اے اللہ کے رسول ! میں اپنے والد محترم کے کیے ہوئے نکاح کو برقرار رکھتی ہوں ۔ میں تو یہ جاننا چاہتی تھی کہ عورتوں کو بھی اس (نکاح کے) معاملے میں کچھ اختیار ہے یا نہیں ؟ ۔ (سنن نسائی، کتاب النکاح : 3269 سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح : 1874)(صحیح)

اگر عورت نکاح پر راضی نہ ہو اور اس کی اجازت نہ دے ، تو یہ نکاح فاسد ہوگا ۔ اسے چاہیے کہ جس مرد کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے اسے بتا دے اور اسے اپنے ساتھ جماع اور مباشرت نہ کرنے دے ۔ مرد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ عورت کو جماع اور مباشرت پر مجبور کرے ۔

مرد سے کہا جائے گا کہ وہ عورت کو طلاق دے دے یا پھر عدالت کے ذریعہ طلاق لے لی جائے گی۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبد الستار حماد حفظہ اللہ	فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ	فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد	فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال